خانوادہ عثمانیہ (بدایوں) کے علماو مشاہیر اور ان کی تالیفات: ایک مطالعہ

(A Study of the Scholars of the Ottoman family *(Badāyūn)* and their Writings)

*مظہر حسین بھدرو

**محمد عابد ندیم

***سہیل اختر

Abstract

Scholars of *Khānwādah ‘Uthmāniah (Badāyūn)* have authored a large number of important books on different topics including literature, tafsīr, Ḥadīth, scholastic theology etc. Among those leading scholars, Syed *Al-e--Ahmed Achay Miān, Fazal Rasūl Badāyūnī, Abdul Qādir Badāyūnī, Abdul Muqtadir Qādrī, Syed Abu al-Hussain Ahmed Noorī, Muhammad Mohy-ud-dīn Qādrī, Hakeem Abdul Qayyūm Shaheed Qādrī, Abdul Mājid Badāyūnī, Abdul Hamīd Badāyūnī, Muhammad Abdul Hādī Qādrī and Usaid-ul-Haq Muhammad ‘Asim Qādrī* are noteworthy. *Badāyūn’s* Compilations of these scholars are simple, literary, readable and a milestone in the advancement of religious knowledge.

Key Words: *Khānwādah ‘Uthmāniah, Badāyūn,* writings

خانوادہ عثمانیہ (بدایوں) کے علماو مشاہیر نے قرآن، تفسیر، حدیث، سیرت، ادب و دیگر عناوین پر گراں قدر کتب تصنیف کیں۔ ان علما کی کتب ایک عام مسلمان قاری کے لیے اصلاح احوال اور اسلامی طرزِ حیات کو اختیار کرکے اپنی دنیوی و اخروی کامیابی کا سامان مہیا کرنے کے حوالے سے اہم تالیفات ہیں۔ اس خانوادے کے شیوخ، خلفا اور مریدین نے بھی مختلف جہتوں پر قلم اٹھایا۔ تاج الفحول اکیڈمی بدایوں نے اسلاف شناسی کے حوالے سے جید علما کی کتب کی اشاعت کی۔

*شعبۂ عربی وعلوم اسلامیہ، گورنمٹ کالج یونی ورسٹی، لاہور

**ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ عربی وعلوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونی ورسٹی لاہور

*** لیکچرر، شعبۂ تاریخ، غازی یونی ورسٹی، ڈیرہ غازی خان

ان علما کی کتب کی اہمیت کے پیش نظر اس مقالے میں ان کے مندرجات اور ان کے مولفین کے مختلف اسلامی عقائد و تصورات کے بارے میں اختیار کردہ افکار و خیالات کا تعارف پیش کیا جارہا ہے۔

علامہ سید آل احمد اچھے میاں مارہروی

علامہ سید آل احمد اچھے میاں مارہروی کی کتاب آداب السالکین تاج الفحول اکیڈمی بدایوں نے شائع کی۔ علامہ سید آل احمد اچھے میاں خانقاہ قادریہ عثمانیہ کے موسّس علامہ شاہ عبدالمجید قادری کے شیخ طریقت بھی ہیں۔ آپ کی یہ تالیف ذکرو اشغال اور تصوف و سلوک کے رموز پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں متعدد مقامات پر قرآنی آیات اور احادیث سے استنباط کیا گیا ہے۔ صوفیا کا اسلوبِ بیان اختیار کرتے ہوئے دقیق نکات کو بڑی تسہیل کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ حضوری قلب سے دفع خطرات کے حوالے سے بڑے ناصحانہ انداز میں گفتگو کی ہے۔ مثال کے طور پر سالک کے لئے بیان کردہ آداب میں لکھتے ہیں کہ سالک کو چاہیے کہ ان نعمتوں کو ظاہر کرنے سے باز رہے جو سلوک کی منازل طے کرتے ہوئے اسے اللہ تعالٰی نے عطا کیں۔ سالک کا مرتبہ ادب یہ ہے کہ خود کو بھی نہ سمجھنے دے کہ میں اللہ کی عطا سے بااختیار ہو گیا ہوں، کیونکہ اس سے مغرور ہونے کا اندیشہ ہے۔ سالک کو فرائض یا نوافل کی ادائیگی سے جو مراتبِ قرب حاصل ہوں وہ ان کو خدا کا راز جانتے ہوئے انجان بن کر گزر جائے۔[1]

علامہ سید ابوالحسین احمد نوری

سید ابوالحسین احمد نوری کی کتاب تحقیق التراویح تاج الفحول اکیڈمی بدایوں نے شائع کی۔ آپ خانوادہ عثمانیہ (بدایوں) کے مشائخ میں سے ہیں۔ آپ کی اس کتاب کا اسلوب تحقیقی ہے خصوصاً فقہا کی کتب سے استدلال بہت کمال سے کیا ہے۔ کتب فقہ، کتب فتاویٰ اور دیگر کتب شرح سے اسلاف کے مؤقف کو بڑے جاندار اور سہل انداز میں پیش کیا ہے۔ تراویح کی تمام جہتوں سے کلام کیا ہے۔ نیت کے اعتبار سے، احادیث کی رو سے اور متقدمین و متاخرین کی آرا کی رو سے اردو زبان میں تراویح کے موضوع پر اس سے آسان اور مدلل کتاب شاذ ہی ہو گی۔ مثلاً سنت کی تعریف کو آسان پیرائے میں سمجھانے کے لئے لکھتے ہیں کہ امام زاہدی نے مختصر قدوری کی شرح میں رکن الدین اصولی سے نقل کیا ہے کہ سنت وہ عمل ہے جس پر نبی کریم ﷺ نے دوام اختیار کیا ہو اور تعلیم امت یا سہولت کے پیش نظر اسے ایک دو مرتبہ ترک کیا ہو اور یہ عمل آپ ﷺ کے ساتھ مخصوص بھی نہ ہو جیسے نماز، وضو کی سنتیں۔ علامہ عیسیٰ کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ سنت وہ طریقہ ہے جس پر دین میں چلا جائے اور اس کا حکم یہ ہے کہ اس کا عامل ثواب کا مستحق ہو اور تارک ملامت کا حق دار ٹھہرے۔[2] انداز بیاں ناصحانہ ہے جو ایک عام سے عام قاری کو سمجھنے میں کوئی دشواری

---

[1] سید آل احمد اچھے میاں، آداب السالکین، ترجمہ تقدیم۔ سید محمد امین میاں قادری برکاتی، ترتیب و تصحیح۔ ڈاکٹر احمد مجتبیٰ صدیقی بدایونی (بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی، 2013ء)، 17۔

[2] سید ابوالحسین احمد نوری، تحقیق التراویح، ترجمہ: مولانا دلشاد احمد قادری (بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی، 2012ء)، 29۔

نہیں ہوتی مثلاً شیخ عابد السندی طوالع الانوار حاشیۃ الدر المختار کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ تراویح سنت موکدہ ہے صاحب الہدایہ اور صاحب الظہیریہ نے اس کو صحیح قرار دیا۔ علما نے اس میں اختلاف کیا کہ تراویح سنت ہے یا نفل۔ امام حمیدا لدین الضریر نے کہا نفس تراویح سنت ہے، لیکن اس کی جماعت مستحب ہے۔ امام حسن بن زیادہ نے امام اعظم ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے کہ تراویح سنت ہے۔ اس کو ترک کرنا جائز نہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ مشائخ نے تراویح کے سنت ہونے میں اختلاف کیا۔ لیکن یہ اختلاف امام حسن بن زیادہ کی روایت سے رفع ہو گیا، یہی قول صحیح ہے۔ جوامع الفقہ میں ہے کہ تراویح سنت موکدہ اور جماعت تراویح واجب ہے جیسا کہ فرض نماز میں۔[3]

علامہ فضل رسول بدایونی

علامہ فضل رسول بدایونی نے اعتقادات ، درسیات، علم الکلام ، فقہ و تصوف اور طب پر قلم اٹھایا۔آپ کے دور میں بعض لوگ ان تحریکوں کے افکار و نظریات سے متاثر ہوئے جو کہ اسلامی فکر سے متصادم تھے۔آپ نے ان افکار و نظریات کی تردید کرتے ہوئے متعدد تاریخی و علمی کتابیں تصنیف کیں۔ ان تحریکات کے رد و ابطال میں آپ کی کتابوں کو اولیت حاصل ہے۔آپ کاان تالیفات کا انداز ناصحانہ ہے، اور قرآن و حدیث کے استدلال سے مزین اور اقوال سلف صالحین سے ان کتب کو ایک عام قاری کے لئے آسان بنادیا گیا ہے۔ سیف الجبار میں صراط مستقیم کی تفسیر میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی تفسیر عزیزی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے بندے کو یہ تعلیم دی ہے کہ جب وہ سیدھی راہ کی ہدایت طلب کرے تو ان لوگوں کا ذکر لازم ہے،۔ جن کے ذریعے سیدھی راہ بندوں کو ملی ہے ان کے اعمال دیکھنے اور اقوال کو سننے سے سیدھی راہ اور غیر سیدھی راہ جدا ہو جاتی ہے۔ مختلف مذہب والوں میں ہر ایک کہتا ہے کہ میں سیدھی راہ پر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے سیدھی راہ کا بیان اس طرح تعلیم فرمایا کہ ان لوگوں کی راہ جن پر انعام ہوا۔[4] اللہ تعالیٰ نے سورۃالنساء آیت 69 میں انعام یافتہ لوگوں کے حوالے سے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی خدااور اس کے رسول کی اطاعت بجالائے اور کہنے پر عمل کرے تو وہ ان کے ساتھ جائے گا جن پر اللہ نے انعام کیا ہے اور وہ چار گروہ ہیں۔ انبیاء ، صدیقین ، شہداء ، صالحین ۔یہ اچھے رفیق ہیں۔[5] عقیدہ شفاعت کے بارے میں اسلاف کے اقوال نقل کرتے ہوئے شاہ رفیع الدین دہلوی کا عقیدہ لکھتے ہیں کہ قیامت کے روز دو بار شفاعت کرنے کے بعد تیسری بار نبی کریم ﷺ شفاعت فرمائیں گے۔ نبی کریم ﷺ پھر اپنی امت کی خبر گیری فرمائیں گے اور گنہگاروں کا حال جاننے کے بعد پھر بارگاہ الٰہی میں حسب سابق شفاعت کریں گے اور شفاعت کی اجازت پائیں گے۔ ہر وہ شخص جس کے دل میں ادنیٰ ذرے کے برابر بھی ایمان ہوا سے دوزخ سے باہر کر لیا جائے گا۔ لہٰذا پہلے کی طرح اس بار بھی حضور ﷺ کے

---

[3] نوری، تحقیق التراویح،123۔

[4] علامہ فضل رسول بدایونی، سیف الجبار، تقدیم و تحقیق۔ علامہ محمد عطیف قادری(لاہور: ورلڈ ویو پبلی شرز، 2018ء)،54۔

[5] علامہ فضل رسول بدایونی، سیف الجبار، 56۔

متوسلین آپ کے حکم سے خلق عظیم کو دوزخ سے نکالیں گے۔[6] وہ اعمال جو شفاعت کو واجب کرتے ہیں۔ ان کے بارے میں احادیث سے دلائل دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ سنن دارالقطنی کی روایت کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی۔ اس حدیث کو نافع نے ابن عمر سے روایت کیا ہے۔[7] اقوال ائمہ میں امام قسطلانی کا مسئلہ شفاعت کے حوالے سے اقتباس نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی کہ اللہ نے شفاعت کے سلسلہ میں آپ ﷺ پر کیا نازل کیا ہے؟ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اخلاص کے ساتھ "لاالہ الا اللہ" کی گواہی دی اور اس کی زبان اس کے دل کی تصدیق کر رہی ہو اس کے لئے میری شفاعت ہے۔[8] تبرکات اصلیہ کے حوالے سے صحیح بخاری کی حدیث نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت ام سلمہؓ کے پاس حضور ﷺ کا موئے مبارک تھا۔ جس وقت کسی کو کوئی تکلیف در پیش ہوئی تو وہ اس بال سے شفا حاصل کرتے تھے۔[9] تبرکات مثالیہ غیر مصنوع میں محدثین کے اقوال میں سے قاضی عیاض مالکی اندلسی کی کتاب شفاء سے ایک روایت نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت کابس بن ربیعہؓ حضرت امیر معاویہؓ کے پاس آتے تو حضرت معاویہؓ بہت ادب کے ساتھ ان سے پیش آتے اور ان کو اپنے تخت پر بٹھاتے کیونکہ وہ صورتاً نبی کریم ﷺ سے مشابہت رکھتے تھے۔[10]

علامہ عبدالقادر بدایونی

علامہ عبدالقادر بدایونی نے زیادہ تر کلامی مباحث پر لکھا لیکن آپ کی ادبی خدمات بھی قابل قدر ہیں۔ آپ اپنی تصانیف میں قرآن و حدیث اور اقوال ائمہ سے استنباط کرتے ہیں۔ انداز تحریر ایسا ہے کہ ایک عام قاری بھی استفادہ کر سکتا ہے۔ حدیث کی سندیں بھی بیان کرتے ہیں۔ حدیث مصافحہ بیان کرنے سے پہلے اس کی سند بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث اپنے شیخ طریقت علامہ فضل رسول بدایونی سے سنی، انھوں محدث شیخ عابد مدنی سے سنی، انہوں نے محدث شیخ صالح فلانی سے، انہوں نے شیخ محمد بن السنۃ، انھوں نے شیخا حمد نخلی سے، انھوں نے شیخ بابلی سے، انھوں نے شیخ ابوبکر بن اسماعیل سے، انھوں نے شیخ ابراہیم سے، انھوں شیخ جلال الدین سیوطی سے، انھوں شیخ تقی شمنی سے، انھوں نے شیخ ابوطاہر سے، انھوں نے شیخ ابراہیم بن علی سے، انھوں شیخ ابو عبداللہ الجونی سے، انھوں نے شیخ ابوالمجد القزوینی سے، انھوں نے شیخ ابوبکر بن ابراہیم شحاذی سے، انھوں نے شیخ ابوالحسن بن ابی زرعہ سے، انھوں نے شیخ ابو

---

[6] علامہ فضل رسول بدایونی، عقیدہ شفاعت کتاب وسنت کی روشنی میں، تسہیل و تخریج۔ علامہ اسید الحق قادری (بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی، س ن)، 35۔

[7] فضل رسول بدایونی، عقیدہ شفاعت کتاب وسنت کی روشنی میں، 45۔

[8] فضل رسول بدایونی، عقیدہ شفاعت کتاب وسنت کی روشنی میں، 84۔

[9] فضل رسول بدایونی، حرز معظم، ترجمہ و تخریج: علامہ اسید الحق قادری (بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی، 2009ء)، 35۔

[10] فضل رسول بدایونی، حرز معظم، 47۔

المنصور عبدالرحمٰن بزاری سے، انھوں نے شیخ عبدالملک بن بخید، انھوں نے شیخ ابو القاسم عبدان بن حمیدی سے، انھوں نے شیخ عمر بن سعید سے، انھوں نے شیخ احمد دہقان سے، انھوں نے شیخ خلف بن تمیم سے، انھوں نے شیخ ابوہرمز سے، انھوں نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کیا۔ حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنے ان ہاتھوں سے حضورﷺ کے دست مبارک سے مصافحہ کیا میں نے کسی ریشم کو حضورﷺ کے دست مبارک سے بڑھ کر نرم و نازک نہیں پایا۔[11] مصافحہ کی فضیلت بناتے ہوئے حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ امام بیہقی نے براء بن عازب سے روایت کیا ہے کہ جب دو مسلمان مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے سارے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔[12] عقیدہ توحید کے حوالے سے ان کے عقائد بیان کا خلاصہ یوں ہے: ہمارا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات و صفات میں قدیم واجب الوجود ہے اور اس کے علاوہ ہر چیز اپنے پیدا ہونے میں اس کے پیدا کرنے کی محتاج ہے۔ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ رب العزت کی صفات میں سے ایک صفت حیات سے، لہٰذا وہ زندہ ہے اس پر موت کا طاری ہونا ممتنع و محال ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ باری تعالیٰ کی صفات ذاتیہ ممکنات کی صفات کی مانند نہیں ہیں۔ صفات باری تعالیٰ نے اس کی عین ذات ہیں اور نہ اس کی غیر ذات اور ان صفات کا باری تعالیٰ کی ذات سے جدا اور سلب ہونا ناممکن ہے۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ مسموعات کو سنتا ہے اور مبصرات کو دیکھتا ہے۔ اگرچہ اس کا سننا اور دیکھنا آلات سمع و بصر کا محتاج نہیں۔[13] عالم برزخ کے حوالے سے اپنا عقیدہ سے بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ہمارا عقیدہ ہے موت دینا محض ختم کرنے کا نام نہیں بلکہ انعام و اکرام یا تکلیف وآلام دینے کے لئے ایک عالم سے دوسرے عالم لے جانے کا نام ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے، نیکو کاروں کو ان کی قبروں میں انعام واکرام عطا کرنا اور بدکاروں کو ان کی قبور میں عذاب وتکلیف دینا بلاشک و شبہ حق ہے۔ کتنی ہی متواتر المعنیٰ احادیث اس سلسلے میں وارد ہوئی ہیں۔[14] صحابہ کرام کے بارے میں امام غزالی کا اعتقاد کیمیائے سعادت سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام رسولوں کے آخر میں ہمارے نبی ﷺ کو مخلوق کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا اور مقام نبوت میں وہ کمال عطا فرمایا جس سے زیادتی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا اور

[11] علامہ عبدالقادر بدایونی، سنت مصافحہ، ترجمہ و تخریج۔ علامہ اسید الحق بدایونی (بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی، 2008ء)، 13۔

[12] عبدالقادر بدایونی، سنت مصافحہ، 16۔

[13] علامہ عبدالقادر بدایونی، اسلام کے بنیادی عقائد، ترجمہ۔ مولانا دلشاد احمد قادری (پاکستان: انوار السلام پرانی چشتیاں پنجاب، 2013ء)، 12۔

[14] عبدالقادر بدایونی، اسلام کے بنیادی عقائد، 25۔

خاتم الانبیاء بنا کر بھیجا۔ جس کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آسکتا ۔ تمام جن وانس کو آپ کی اطاعت و مطابعت کا حکم دیا گیا اور تمام نبیوں کا سردار بنایا گیا اور دوسرے انبیاء کرام کے صحابہ سے بہتر صحابہ عطا فرمائے گئے۔[15]

علامہ محمد محی الدین قادری عثمانی

علامہ محمد محی الدین قادری اپنی تالیفات میں قرآن وحدیث ، مفسرین اور اقوال ائمہ سے استدلال کے بعد اپنا موقف پیش کرتے ہیں۔ ایک عام قاری کو بڑے مدلل انداز میں سمجھ آنے والا اسلوب اختیار کرتے ہیں۔ اعتقادیات کے حوالے سے آپ کا مؤقف بڑا واضح اور مدلل ہے۔ آپ نے نبی کریم ﷺ پر سلام بھیجنے کے حوالے سے ملا علی قاری کی شرح مشکوٰۃ سے ایک قول نقل کیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ خدا نے ہمیں تشہد میں زبان کے ذریعے کیفیت سلام کی تعلیم دی کہ اس طرح کہیں "السلام علیک ایھا النبی۔"[16] اس حوالے سے ابن حجر کی ایک روایت نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ شیخین سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ ہمارے اوپر تشریف لائے ہم نے کیفیت سلام کے حوالے سے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہم کس طرح درود بھیجیں ، ارشاد فرمایا کہ کہو اللھم صلی علی محمد ۔۔۔الخ اور آخر میں فرمایا جیسا کہ تمہیں تعلیم دی گئی سلام کی۔[17] آپ توسل واستعانت کے حوالے سے متقدمین کی کتب سے رقم طراز ہیں کہ مواہب الدنیہ میں لکھا ہے کہ استعانت ، توسل ، تشفع اور تجوہ جیسا کہ کتاب تحقیق النصرۃ اور مصباح الظلام میں ہے قبل خلق آنحضرت ﷺ کے اور مدت حیات میں اور بعد موت برزخ اور قیامت میں واقع ہے۔ صاحب مواہب لکھتا ہے کہ میرے ایسا درد ہوا کہ طبیب بھی عاجز آگئے اور کئی برس رہا، میں نے استعانت کی آنحضرت سے مکہ میں اور اچھا ہو گیا اور لکھا کہ میں زیارت سے واپس مصر جاتا تھا کہ میری خادمہ کو جن نے آسیب پہنچایا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے استشفاع کیا وہ اچھی ہو گئی۔[18]

علامہ حکیم عبدالقیوم شہید قادری

علامہ حکیم عبدالقیوم شہید قادری کی تالیفات کا اسلوب بیک وقت علمی، تحقیقی ، معلوماتی اور اعتقادی ہے۔ جب اعتقادیات پر تالیف کرتے ہیں تو قرآن، حدیث اور اقوال سلف صالحین سے استدلال کرکے اپنا مؤقف پیش کرتے ہیں ۔جب علمی حوالے سے تالیف کرتے ہیں تو آسان پیرائے میں اپنی بات قلم بند کرتے ہیں کہ ہر طرح کا بندہ ان سے علمی استفادہ کرسکے۔ مثال کے طور پر سماع موتی کے حوالے سے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں سے ملا علی قاری کا مؤقف لکھتے ہیں کہ تمام مردے سلام وکلام کو سنتے ہیں اور بعض ایام میں ان پر ان کے اعزہ اقارب کے اعمال بھی پیش کیے جاتے ہیں۔

---

[15] علامہ عبدالقادر بدایونی، ردروافض، ترجمہ۔علامہ اسید الحق قادری، ترتیب۔ سید حسین حیدر حسینی مارہروی (بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی، 2009ء) 102۔

[16] علامہ محی الدین قادری، شمس الایمان (بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، 2012ء)، 15۔

[17] محی الدین قادری، شمس الایمان ، 16۔

[18] محی الدین قادری، شمس الایمان ، 22۔

انبیاء کرامؑ کی حیات مبارکہ بدرجہ اتم واکمل ثابت ہے اور بعض وارثین انبیاے کرام میں شہداے کرام، اولیاے عظام اور علما کو اپنے جسموں کے تحفظ میں وافر حصہ ملا ہے۔ یہ تمام مسائل وہ ہیں جن کو علامہ جلال الدین سیوطی نے "شرح الصدور فی احوال الموتی والقبور" میں احادیث صحیحہ سے ثابت کیا ہے۔[19] آپ شفاعت کے حوالے سے ابن ماجہ اور مسند احمد بن حنبل کی روایت نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ سیدنا ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے مالک نے ہماری مرضی پر چھوڑ دیا کہ خواہ ہم نصف امت کو بہشت میں لے جائیں یا منصب شفاعت قبول کریں، مگر ہم نے منصب شفاعت قبول کیا مگر یہ نہ سمجھنا کہ وہ شفاعت ایسی چیز ہے جس سے گنہگار متمتع نہ ہوں گے۔ نہیں نہیں وہ تو فی الحقیقت انھی کا حصہ ہے۔[20] علم کی اہمیت و فضیلت کے حوالے سے ایک حدیث کو بطور استدلال نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جس نے اللہ کی رضا کے لئے علم طلب کیا اور جب بھی علم کے باب سے اسے کچھ عطا ہوا اور اس کے نفس میں عاجزی وانکساری کے وصف کا اضافہ ہو تو تواضع، خوف الٰہی، دین کے واسطے کوشش کرنے میں اضافہ وترقی ہو تو یہ علم نافع ہے۔ اسے حاصل کرنا چاہیے اور جس نے دنیا اور لوگوں کے نزدیک بڑا بننے نیز بادشاہ و سلطان کا قرب حاصل کرنے کے لیے علم طلب کیا اور جب بھی اسے باب علم سے کوئی چیز ملتی ہے تو اس کے نفس میں تکبر، غرور، اللہ کی نافرمانی، ظلم وجفا میں اضافہ ہوتا ہے، تو یہ علم نقصان دہ ہے۔ لہٰذا ایسا شخص علم سے باز رہے ورنہ قیامت کے روز یہ علم اس کے لئے ذلت ورسوائی، ندامت وپشیمانی اور اس پر حجت بنے گا۔[21]

علامہ عبدالمقتدر قادری

علامہ عبدالمقتدر قادری نے تفسیر ابن عباسؓ کا اردو ترجمہ کیا۔ یہ ترجمہ اپنے وقت کے مطابق نہایت سہل زبان میں کیا گیا۔ آپ کا اسلوب تحریر ایسا ہے کہ ایک عام قاری بھی آسانی سے استفادہ کر سکتا ہے۔ تفسیر میں عموماً ترجمہ بیان کیا گیا ہے لیکن جہاں جہاں ضرورت محسوس ہوئی آیات کے عربی الفاظ کو بھی بیان کیا گیا ہے تاکہ مفہوم سمجھنے میں آسانی ہو۔ مثال کے طور پر سورۃ البقرہ کی آیت نمبر (6) اور (7) کی تفسیر کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ بے شک جو لوگ کافر ہیں وہ اپنے کفر میں پختہ کار ہیں۔ کفر میں اڑے ہوئے ہیں۔ ان کو نصیحت کرنا یا نہ کرنا برابر ہے۔ خواہ قرآن سنا سنا کر انہیں ڈراؤ یا نا ڈراؤ وہ ایمان نہ لائیں گے یعنی اپنے دل میں ایمان لانے کا ارادہ نہ کریں گے۔ یا یہ کہ علم ازلی میں قائم ہو چکا کہ وہ ایمان نہ لائیں گے۔ خدا نے ان کے دلوں اور کانوں پر کفر کا چھاپہ لگا دیا یعنی یہ لکھ دیا کہ کفر پر ہی رہیں گے۔ اپنی ہٹ دھرمی سے ایمان نہ لائیں گے ان کو مجبور نہیں کیا گیا اور ان کی آنکھوں پر گمراہی کے پردے پڑے ہیں۔ قیامت میں ان کو سخت عذاب ہونے والا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ آیات کفار یہود کعب بن اشرف، حیی بن اخطب، جدی بن اخطب کے بیاں میں اتری ہیں اور

---

[19] علامہ حکیم عبدالقیوم قادری، مردے سنتے ہیں، تخریج و تحقیق۔ مولانا دلشاد احمد قادری (بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی، 2008ء)، 23۔

[20] علامہ حکیم عبدالقیوم قادری، مضامین شہید، ترتیب و تخریج۔ علامہ محمد عطیف قادری (بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی، 2008ء)، 41۔

[21] حکیم عبدالقیوم قادری، مضامین شہید، 75۔

بعض کے نزدیک مشرکین مکہ ابو جہل، عتبہ، شیبہ، ولید وغیرہ کے لیے۔ مزید لکھتے ہیں کہ دونوں گروہوں کے حق میں ہو سکتی ہیں۔[22] سورۃالشعراء کی ابتدائی دو آیات کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اس سورۃ میں شاعروں کا ذکر ہے۔ یہ مکہ معظّمہ میں نازل ہوئی لیکن آیت " والشعراء ---الخ" مدینہ میں اتری۔ طسمٓ یہاں "ط" سے مراد خدا تعالیٰ کا طول یعنی فضل و احسان و قدرت ہے۔ "س" سے مراد اس کی سنا یعنی نور "میم" سے اس کا ملک یا یہ کہ ان حروف کی قسم کھائی ہے کہ یہ قرآن مبین کی آیات ہیں یعنی یہ قرآن پاک سچا ہے۔ اس میں حلال و حرام، امر و نہی خوب واضح بیان ہوئے ہیں۔[23]

علامہ عبدالماجد بدایونی

علامہ عبدالماجد بدایونی کا اسلوب تحریر علمی اور مبلغانہ ہے۔ آپ اعتقادات، عبادات، اخلاق و تہذیب اور معاملات زندگی میں احادیث نبویہ سے استدلال کرتے ہیں، جب کہ عوام الناس کو سمجھانے کے لئے سلف صالحین کے خطبات سے اور تبلیغی نکات سے بہرہ مند کرتے ہیں۔ آپ کا انداز ناصحانہ ہے اور عام فہم انداز میں کہ ہر سطح کا بندہ اس سے فیض یاب ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر رسالت و نبوت کے بارے میں صحیح مسلم کتاب الایمان کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ اس پر دوزخ کو حرام کر دے گا۔[24] حقوق والدین کے حوالے سے صحیح بخاری کتاب الفضائل سے روایت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کی ناک خاک آلود ہو۔ اس کی ناک خاک آلود ہو اس کی ناک خاک آلود ہو۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ کس کی ناک خاک آلود ہو؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنے والدین کو یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا پھر بھی جنت میں داخل نہیں ہوا۔[25] آپ سلف صالحین کے خطبات و تبلیغی نکات کے حوالے سے استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ امام محمد غزالی علم کی تعریف میں اقوال بیان کرتے ہیں کہ صاحبو علم کی تعریف میں بہت اقوال ہیں۔ میرے دوست ابو اسحاق اسفرائنی کہتے ہیں کہ "حقائق کے ظہور کا نام علم ہے۔" استاد ابو بکر بن فورک کہتے ہیں کہ "علم وہ جو عالم کے احکام، فعل اور اس کے تعین کو صحیح کر دے۔" فقال کی رائے ہے "علم معلوم کے اثبات کا نام ہے۔" امام الحرمین تقسیمی کہتے ہیں کہ "کسی شئے کے ساتھ اعتقاد اگر یقینی ہو اور مطابق واقعہ ہو اور اس میں نفس اطراف موضوع محمول کا لحاظ کیا گیا ہو تو وہ علم بدیہی ہے اور

---

[22] عبداللہ بن عباس، ترجمان القرآن، تفسیر ابن عباس، ترجمہ۔ علامہ عبدالمقتدر قادری، ترجمہ قرآن۔ علامہ احمد رضا خان بریلوی، تسہیل۔ مولانا مفتی عزیز احمد قادری بدایونی (لاہور: فرید بک سٹال، 2005ء)، 1: 15۔

[23] عبداللہ بن عباس، ترجمان القرآن، تفسیر ابن عباس، 2: 156۔

[24] علامہ عبدالماجد بدایونی، فلاح دارین، تخریج و تصحیح۔ مولانا دلشاد احمد قادری (بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی، 2008ء)، 31۔

[25] عبدالماجد بدایونی، فلاح دارین، 91۔

جو ان امور ضروریہ اور علوم مابہ النظر کی ترکیب سے حاصل ہو وہ علم نظری ہے۔"[26] بحر العلوم عبد العلی ابو العباس لکھنوی کی تقریر سے جملہ عبادات کے حوالے سے ان کا استدلال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرات جملہ عبادات کے لئے حقیقت شرعیہ ہے۔ جس کا شارع نے اعتبار کیا ہے اور اس کے وجود کو معتبر مانا ہے۔ اس کے واسطے ارکان ہیں جو اس کے قوام میں داخل ہیں۔ جب ان ارکان میں کوئی رکن فوت ہوتا ہے تو حقیقت بھی فوت ہو جاتی ہے۔ ان حقیقتوں پر آخرت میں ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے۔ پہلی کا نام فرض داخلی ہے اور دوسری فرائض خارجیہ کہی جاتی ہے۔ ان ارکان کو شرائط بھی کہا جاتا ہے۔ پھر یہ مکملات تین قسم کے ہیں۔ ایک واجب جس کے فوت ہونے سے کمال حقیقت ہی فوت ہی جاتی ہے۔ دوسرا سنت اس کا ترک درجات و رفعت و مقام و قرب خاص سے باز رکھتا ہے۔ تیرا مندوب جس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا نہ باعث عذاب نہ تعدیب۔ یہ ارکان و شرائط واجبات و سنن، مندوبات ومکمّلات سب نماز میں پائے جاتے ہیں۔[27]

علامہ عبدالحامد بدایونی

علامہ عبدالحامد بدایونی کا اسلوب تحریر علمی اور تحقیقی ہے۔ آپ جہاں قرآن و حدیث سے استدلال کرتے نظر آتے ہیں وہیں متقدمین و متاخرین کی آرا سے بھی تحریروں کو مزین کرتے نظر آتے ہیں۔ آپ کا مطالعہ بہت وسیع ہے۔ آپ کتاب وسنت کی حقانیت کے لئے یورپی اور ہندوستان کے غیر مسلم محققین کی آرا کو بھی ضبط تحریر میں لاتے ہیں۔ مثال کے طور پر آپ مسلمانوں کی زندگی کا دستور العمل قرآن سے بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کا دینی و دنیاوی پروگرام قرآن میں بیان کیا ہے۔ ماں باپ کے حقوق کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سورۃ الاسراء آیت 24 میں بیان فرماتا ہے کہ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرو اگرچہ وہ دونوں یا ان میں سے ایک بھی بڑھاپے کو پہنچ جائے تو ان کو اف بھی نہ کہو اور نہ جھڑکو، ان سے ادب کی بات کہو اور ان کے سامنے شفقت سے عاجزی کا بازو جھکا دو۔[28] مزید غیبت کی ممانعت کے حوالے سے سورۃ الحجرات آیت 12 کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مسلمانوں زیادہ گمان کرنے سے بچو بے شک بعض گمان گناہ ہیں اور کسی کا بھید نہ ٹٹولا کرو اور تم میں کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔ بھلا تم کو تو یہ پسند نہ ہوگا۔ کوئی تم میں سے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے۔[29] احادیث نبویہ سے استدلال کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ فضائل بیان کرتے ہیں کہ سنن دارمی کی روایت ہے حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں انبیا کی قیادت کرنے والا ہوں اور میں یہ فخر سے نہیں کہتا اور میں خاتم النبیین ہوں مجھے اس پر بھی فخر نہیں ہے سب سے پہلے شفاعت کرنے والا اور میں اول شفاعت قبول کیا گیا ہوں میں یہ بھی فخر

---

[26] علامہ عبدالماجد بدایونی، دربار علم (بدایوں: تجارتی پریس، 1335ھ)، 31۔

[27] عبدالماجد بدایونی، دربار علم، 103۔

[28] علامہ عبدالحامد بدایونی، دعوت عمل (کراچی: مکتبہ برکات المدینہ بہادر آباد، 2011ء)، 46۔

[29] عبدالحامد بدایونی، دعوت عمل، 63۔

سے نہیں کہتا۔[30] جلال الدین سیوطی کی شرح الصدور سے استدلال کرتے ہوئے حدیث نقل کرتے ہیں کہ ابو نعیم حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے مردوں کو اچھے لوگوں کے درمیان دفن کرو کیونکہ مردے اپنے بُرے پڑوسی سے اذیت پاتے ہیں۔[31] پنڈٹ ہردے پرشاد کا بیان جسے رسالہ پیشواء دہلی نے ربیع الاول 1356ھ میں شائع کیا کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ پنڈٹ ہردے پرشاد کہتا ہے اگر کوئی مجھ سے دریافت کرے کہ حضرت محمد ﷺ کون ہیں ؟ تو میں اس کے جواب میں برملا کہوں گا کہ آپ ﷺ اپنے زمانے کے بہت ہی بڑے بزرگ پیغمبر اور توحید کے علمبردار ، حقانیت کے طرف دار ، سچائی کے دلداہ اور ایشور کے پرستار تھے۔ آپ ﷺ کی اصلاح قابل داد تھی اور تا قیامت رہے گی۔[32]

علامہ محمد عبدالہادی قادری

علامہ عبدالہادی قادری چونکہ عربی ادبیات کے استاد تھے۔ اس لیے ان کا انداز تحریر وادبی شائستگی سے بھرپور ہے۔ اپنے اپنی تحریروں میں عرب کے قدیم حالات سے استشہاد کرتے نظر آتے ہیں اور مثال سے اس کی وضاحت کرتے ہیں۔ جب کوئی تذکرہ بیان کرتے ہیں۔ تو انداز ایسا شائستہ اور سہل ہوتا ہے کہ ایسے لگتا ہے کہ واقعات قاری کے سامنے رونما ہوئے ہیں سیرت خیر البشر کو اختصار سے بیان کیا ہے۔ لیکن اس کا اسلوب جامعیت سے بھرپور ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ کی ہجرت مدینہ کا احوال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مکہ سے ہجرت کرنا بہت ہی مشکل تھا۔ جو لوگ رہ گئے تھے ان پر بہت کڑی نگرانی تھی۔ حضرت فاروق اعظمؓ ایک ایسی شخصیت ہیں جس نے اعلان کے بعد ہجرت کی۔ گھر سے مختصر سامان ، تلوار اور تیر کمان لے کر نکلے خانہ کعبہ میں آکر سات مرتبہ طواف وداع کیا اور پھر ادھر ادھر کفار قریش کی ٹولیاں بیٹھی تھیں۔ ان میں سے ہر ایک کے پاس جا کر کہا کہ میں ہجرت کرکے جارہا ہوں۔ جسے اپنی بیوی کو بیوہ کرنا اور بچوں کو یتیم کرنا ہو۔ وہ مجھ سے وادی حرام کے باہر آکر ملے۔ اس اعلان کے بعد کسی جرات نہ ہوئی کہ وہ انہیں ٹوک سکے۔[33] عربوں کے جاہلیت کے دور میں کتے سے متعلق اعتقاد کے حوالے سے الکھتے ہیں کہ جاہلیت میں یہ اعتقاد عام تھا کہ نام انسان کی شخصیت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ جب بچہ پیدا ہوتا تو نام رکھنے کے لئے فال نکالتے۔ جس چیز پہلے نظر پڑتی تو وہ نام رکھ دیا جاتا۔ اگر کتے پر نظر پڑتی تو بچے کا نام "کلب" یا "کلیب" رکھ دیتے اور یہ سمجھا جاتا کہ یہ کتے کی طرح ہوشیار ، نگران کار ، محافظ بلند آواز اور نام آور ہوگا۔ اس لیے اشراف عرب بچوں کا نام اس لیے رکھتے تھے کہ ان میں کتوں جیسی ہوشیاری آجائے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلا نام "کلیب ابن ربیعہ" کا آتا ہے ، جن کی عظمت ضرب المثل کا درجہ رکھتی تھی کسی کو

---

[30] علامہ عبدالحامد بدایونی، عقائد اہلسنت (بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، 2008ء)، 40۔

[31] عبدالحامد بدایونی، عقائد اہلسنت، 171۔

[32] علامہ عبدالحامد بدایونی، کتاب وسنت غیروں کی نظروں میں (کراچی: ناشر شاہد عامر قادری ناظم آباد، 2002ء)، 54۔

[33] علامہ عبدالہادی قادری، مختصر سیرت خیر البشر، ترتیب وتقدیم: علامہ اسید الحق قادری (بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی، 2009ء)، 39۔

اعزاز دینا ہوتا تو "اعز من کلیب وائل" یعنی کلیب سے زیادہ باوقار کہتے تھے۔[34] آپ علامہ عبدالمقتدر قادری کے احوال بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ علامہ عبدالمقتدر قادری کے علمی مقام کے لئے یہ یاد رکھنا چاہیے کہ آپ کے والد محترم علامہ عبدالقادر بدایونی نے ان کو پڑھانے کے بعد "امام الائمہ" کا خطاب دیا۔ تحریر و تقریر کی ذمہ داری اور مدرسہ قادریہ سپرد کرنے کے علاوہ تمام سلاسل کی خلافت بھی دی اور اپنی حیات میں بیعت کا سلسلہ جاری کرایا۔[35]

علامہ اسید الحق محمد عاصم قادری

علامہ اسید الحق قادری کا اسلوب تحریر ہمہ جہت ہے۔ جب قرآنیات پر قلم اٹھاتے ہیں تو ایسے دقیق نکات سے بہرمند کرتے ہیں کہ مزید تشنگی باقی نہیں رہتی اور احادیث کے حوالے سے تحریر کرتے ہیں تو حدیث کے رموز سے آگہی حاصل ہوتی ہے۔ اور جب حدیث پر جرح کرتے ہیں تو اس کی تمام جزئیات سپرد قلم کرتے ہیں۔ عربی زبان ادب کے حوالے سے آپ کی تحریر بہت پر مغز ہوتی ہیں۔ جب معاشرہ میں رائج موضوع روایات کا احوال بیان کرتے ہیں تو حقائق کے تمام زاویے کھل کر سامنے آجاتے ہیں۔ متقدمین اور متاخرین کی آرا کی روشنی میں اپنی تحریروں کو مکمل کرتے ہیں۔ الغرض آپ کا اسلوب تحریر ایسا ہے کہ جس موضوع سخن پر قلم اٹھایا اس کا حق ادا کیا ہے۔ آپ تفسیر قرآن کے حوالے سے ''جواہر القرآن'' سے امام محمد غزالی کی رائے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ قرآن میں تدبر و تفکر کرو اور اس میں عجائب و غرائب تلاش کرو، تم اس میں علوم اولین وآخرین کا مجموعہ پاؤگے اور یہ فکر وتدبر تمھیں اجمال سے تفصیل کی طرف لے جائے گا۔ کیونکہ علوم قرآن ایک بحر ناپیدا کنار ہے۔[36] احادیث قدسیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ ذخیرہ احادیث میں احادیث قدسیہ کی تعداد بہت زیادہ نہیں ہے۔ اب تک احادیث قدسیہ کے مجموعہ جات میں شیخ محمود المدنی کی "الاتحاف السنیہ بالا حدیث القدسیہ "سب سے ضخیم اور جامع ہے۔ اس میں بھی احادیث قدسیہ کی تعداد 853 سے جس میں صحیح وضعیف احادیث سب جمع کی ہیں۔ صرف صحیح احادیث کا التزام کیاجائے تو تعداد بہت کم ہے۔ ایک اندازے کے مطابق صرف صحیح حدیث قدسیہ ۱۰۰اور ۱۵۰کے درمیان ہوں کی۔ واللہ اعلم۔[37] حدیث افتراق امت کی اسنادی حیثیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ امام زیلعی نے تخریج کشاف میں اس حدیث کے تمام طرق جمع کیے ہیں۔ اس حدیث کو ۱۸ صحابہ کرام نے مختلف طرق سے روایت کیا ہے۔ ان طرق میں بعض اصح ہیں بعض صحیح ہیں، بعض حسن ہیں، بعض غریب ہیں اور بعض ضعیف ہیں۔ اس حدیث کی کثرت طرق کو دیکھ کر یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ بالجملہ یہ حدیث صحت کے اعلیٰ درجہ

---

[34] علامہ عبدالہادی قادری، باقیات ھادی، ترتیب و تقدیم۔ علامہ اسید الحق قادری (بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی، 2009ء)، 63۔

[35] علامہ عبدالہادی قادری، احوال و مقامات، ترتیب و تقدیم۔ علامہ اسید الحق قادری (بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی، 2009ء)، 25۔

[36] علامہ اسید الحق قادری، قرآن کریم کی سائنسی تفسیر: ایک تنقیدی مطالعہ (بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی، 2014ء)، 13۔

[37] علامہ اسید الحق قادری، احادیث قدسیہ (بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی، 2008ء)، 25۔

پر فائز ہے اور علی الاقل "حدیث مشہور" کہلانے کی مستحق ہے۔[38] ایک مضمون "ابوریحان البیرونی" میں مسلمانوں کی روشن تاریخ کے متعلق لکھتے ہیں کہ بغداد کے مدرسہ نظامیہ اور بیت الحکمۃ سے لے کر قرطبہ اور اشبیلیہ کی یونیورسٹیوں تک، خوارزم، طوس، قزوین، غزنی کی درسگاہوں سے لے کر سمرقند و بخارا کی علمی مجلسوں تک ہماری داستان علم و حکمت بکھری ہوئی ہے۔ ہم اس باوقار قوم کے فرزند ہیں جس نے ایک زمانے میں تہذیب و تمدن، حکمت و فلسفہ اور جہاں رانی و جہاں بانی کے آداب سکھائے۔ اندلس کی سرزمین پر وہ ہمارے ہی اسلاف تھے۔ جن کے آگے اہل مغرب نے زانو تلمذ تہ کیا اور ان کی علمی خیرات سے علم و حکمت کی شمعیں روشن کیں۔[39] موضوع روایات کے حوالے سے اپنا نالہ فریاد بیان کرتے ہوئے امام شعبی کا ایک واقعہ نقل کرتے ہیں کہ امام شعبی بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک دفعہ عبدالملک بن مروان نے بغداد سے طلب کیا۔ میں سفر پر روانہ ہوا۔ راستے میں "تدمر" نام کی آبادی تھی اور اتفاق سے جمعہ تھا اور میں مسجد میں چلا گیا تو دیکھا ایک طویل داڑھی والے صاحب تقریر کر رہے ہیں۔ لوگوں کا ہجوم ان کے گرد جمع ہے۔ اس نے ایک روایت بیان کرنا شروع کی کہ مجھ سے فلاں نے روایت کیا ان سے فلاں نے، ان سے فلاں نے اس طرح روایت کا سلسلہ حضور اکرم ﷺ تک پہنچا دیا اور کہا کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ نے دو صور پیدا کیے ہیں۔ ہر دو صوروں میں دو دو بار پھونک ماری جائے گی۔ امام شعبی کہتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ مجھ سے ضبط نہیں ہوا میں نے جلدی سے نماز مکمل کی اور اس مقرر سے کہا کہ اے شیخ اللہ سے ڈرو۔ اللہ نے صرف ایک ہی صور بنایا ہے۔ اسے دو بار پھونکا جائے گا۔ یہ سنتے ہی اس نے کہا۔ اے فاجر! میں فلاں فلاں سے روایت کر رہا ہوں اور تو انکار کر رہا ہے یہ کہہ کر اس نے چپل اٹھائی اور مجھ پر برسانے لگا۔ یہ دیکھ کر اور لوگ بھی مجھے مارنے میں شریک ہو گئے۔ اس وقت تک مارتے رہے جب تک مجھ سے حلف نہیں لے لیا کہ اللہ ایک نہیں بلکہ تیس صور پیدا فرمائے ہیں اور ہر ایک کو پھونکا جائے گا۔[40]

خلاصہ کلام

خانوادہ عثمانیہ (بدایوں) کے علماء، مشائخ اور مشاہیر نے قرآن، تفسیر، حدیث، علم الکلام، ادب، تذکرہ نویسی اور متفرق عناوین پر گراں قدر کتب تصنیف کیں۔ جن میں علامہ سید آل احمد اچھے میاں، علامہ سید ابوالحسین احمد نوری، علامہ فضل رسول بدایونی، علامہ عبد القادر بدایونی، علامہ محمد محی الدین قادری، علامہ حکیم عبد القیوم شہید قادری، علامہ عبدالمقتدر قادری، علامہ عبد الماجد بدایونی، علامہ عبد الحامد بدایونی، علامہ محمد عبد الہادی قادری اور علامہ اسید الحق محمد عاصم قادری سر فہرست ہیں۔ خانوادہ عثمانیہ (بدایوں) کی تالیفات سادہ، عام فہم، علمی، تحقیقی اور ادبی ہیں، جن سے ایک عام قاری آسانی سے استفادہ کر سکتا ہے۔

---

[38] علامہ اسید الحق قادری، حدیث افتراق امت: تحقیقی مطالعہ کی روشنی میں (بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی، 2000ء)، 13۔

[39] علامہ اسید الحق قادری، افہام و تفہیم (بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی، 2015ء)، 239۔

[40] علامہ اسید الحق قادری، نقد و نظر، ترتیب جدید۔ مولانا عطیف قادری (بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی، 2016ء)، 13۔